22905 - سودی قرض سے تعمیر کردہ مکان سے نفع حاصل کرنا

سوال

تین برس قبل فتوی سننے کے بعد ہم نے ايك گھر خریدا، اور اب گھر کی قیمت کی ادائیگی سے فارغ ہو چکے ہیں، کیونکہ ہم بہت زیادہ رقم پیشگی دے چکے تھے، تو کیا ہمارے لیے اس گھر میں رہائش رکھنا جائز ہے؟
اور کیا ہم اسے کرایہ پر دے سکتے ہیں؟ اور کیا ہمارے لیے اسے کام کرنے کی جگہ کے طور پر استعمال کرنا ممکن ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس سودی قرض پر آپ کو اللہ تعالی کی جانب توبہ و استغفار کرنی واجب ہے، کیونکہ سود اکبر الکبائر یعنی سب سے بڑا گناہ ہے.

ارشاد باری تعالی ہے:

اے ایمان والو! اللہ تعالی کا ڈر اختیار کرو اور جو سود باقی بچا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم پکے اور سچے مومن ہو، اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو پھر اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے اعلان جنگ ہے اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تو تم ظلم کرو اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے گاالبقرۃ (278 - 279).

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی اس کی تفسیر میں کہتے ہیں:

" اور یہ شدید قسم کی وعید ہے، اور جو کوئی اس ڈراوے اور وعید کے بعد بھی سودی لین دین کرے اس کے لیے لازمی وعید ہے، ابن جریج رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا: فاذنوا بحرب یعنی اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے جنگ کا یقین کرلو، ...

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ: قیامت کے روز سود خور سے کہا جائے گا جنگ

کے لیے اپنا اسلحہ پکڑ لو، اور پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو پھر اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے اعلان جنگ ہے
البقرۃ (279) اھـ

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (2 / 657).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور سود کھلانے اور اسے لکھنے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی اور کہا کہ وہ سب برابر ہیں. صحیح مسلم حدیث نمبر (1598) .

آکل الربا: سود لینے والا ہے.

و موکلہ: اور سود دینے والا.

اور اس گھر میں رہنے کے متعلق یہ ہے کہ اگر آپ نے اللہ تعالی کے ہاں توبہ کرلی ہے تو پھر اس میں رہائش اختیار کرنے یا اسے کرایہ پر دینے یا اس میں کوئی کام کرنے میں کوئی حرج کی بات نہیں.

مستقل فتوی کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

ايك شخص نے سودی قرض حاصل کر کے گھر تعمیر کیا، تو کیا اسے وہ گھر منہدم کر دے یا کیا کرے؟

تو کمیٹی کا جواب تھا:

جب واقعتا ایسا ہی ہو جیسا کہ آپ نے ذکر کیا ہے، تو اس کیفیت میں آپ کا حاصل کردہ قرض سود ہونے کی بنا پر حرام ہے، لہذا آپ کو اس فعل پر توبہ و استغفار کرنی چاہیے، اور آپ سے جو کچھ سرزد ہوا اس پر ندامت اور آئندہ اس کی طرف نہ پلٹنے کا عزم ہونا ضروری ہے.

اور جو گھر آپ نے تعمیر کیا ہے اسے آپ منہدم نہ کریں، بلکہ اس میں رہائش وغیرہ کر کے نفع اٹھا سکتے ہیں، ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی آپ کی اس کوتاہی کو معاف کردے گا.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (13 / 411).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہماری توبہ قبول فرمائے اور ہمیں ان اعمال کی توفیق دے جو اسے پسند ہیں اور جن سے راضی ہوتا ہے.

والله اعلم .